سوال

(246) متروکہ جائیداد صرف لڑکے کے نام کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص فوت ہوگیا اس کے ورثاء میں سے ایک بیٹا اور چھ بیٹیاں ہیں بعض رشتہ دار صرف لڑکے کو ہی اس کی وراثت کا حقدار سمجھتے ہیں۔ اور متروکہ جائیداد لڑکے کے نام منتقل کرانا چاہتے ہیں کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے۔ السائل مسعود الرحمن جانباز مانسہرہ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی وارث کو محروم کرنا شرعا جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی مانع ہو تو الگ بات ہے۔ تقسیم جائیداد کا طریق کار خود اللہ تعالی کا وضع کردہ ہے۔ اس میں کسی طرح بھی ترمیم یا اضافہ نہیں ہوسکتا۔ وراثت سے محرومی کے اسباب قتل یا ارتداد وغیرہ ہیں جو صورت مسئولہ میں نہیں پائے جاتے۔ لہذا جائیداد سے کسی کو بلاوجہ محروم نہیں کیا جاسکتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''آدمیوں کے لئے حصہ جو چھوڑا ہے۔ والدین اور رشتہ داروں نے اور عورتوں کے لئے بھی حصہ ہے۔ جو چھوڑا ہے۔ والدین اور رشتہ داروں نے جائیداد تھوڑی ہو یا زیادہ۔''

اس آیت کے پیش نظر کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی وارث کو بلاوجہ جائیداد سے محروم کرے۔ اس کی تقسیم یوں ہوگی کہ مرنے والے کی منقولہ اور غیر مقولہ جائیداد کو اصحاب الفروض (اگر ہیں) کو دینے کے بعد آٹھ حصوں میں تقسیم کیا جائے دو حصے لڑکے کو اور ایک ایک حصہ چھ لڑکیوں کو دیا جائے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يوصيكُمُ اللَّهُ فى أَولـٰدِكُم ۖ لِلذَّكَرِ مِثلُ حَظِّ الأُنثَيَينِ ... ١١ سورة النساء

''اللہ تعالی تمھیں تمھاری اولادوں کے متعلق حکم دیتے ہیں کہ ایک لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ دیا جائے۔''

لہذا کسی جائز وارث کو بلاوجہ جائیداد سے محروم نہ کیا جائے۔ اور حقدار کو مذکورہ تقسیم کے مطابق حصے دیئے جائیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی اصحاب الحدیث]

جلد:1 صفحہ:280